شب برأت
از قلم
مولانا محمد عنایت رسول قادری
علیہ الرحمہ
ناشر
جمعیّت اِشاعت اہلِسُنّت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب : شب برأت

مصنف : مولانا شاہ محمد عنایت رسول قادری علیہ الرحمہ

ضخامت : ۳۲ صفحات

تعداد : ۳۰۰۰

مفت سلسلہ اشاعت : ۷۳

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان کی جانب سے شائع ہونے والی یہ ۷۳ ویں کتاب ہے جو کہ شب برأت کے موضوع پر ایک بے مثال کتاب ہے امید ہے یہ کتاب ہماری دیگر کتابوں کی طرح قارئین کرام کے علمی ذوق پر پورا اترے گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے مصنف علیہ الرحمہ کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ہمیں اس کتاب کو پڑھ کر اس پہ عمل کرنے اور دوسروں سے عمل کروانے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

☆☆☆ ناشر ☆☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حٰمٓ ۝ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝

وسیلۃ النجات فی

مسائل ایصال ثواب و فضائل شب برأت

مؤلفہ

واعظ شیریں بیاں مداح سرور انس و جاں حامی سنت ماحی بدعت مولانا مولوی حافظ قاری الحاج

شاہ محمد عنایت رسول محمد عمر صاحب قبلہ قادری البرکاتی الوارثی الکھنوی مدظلہ العالی

خلف الرشید

حضرت شیر بیشہ اہلسنّت عالم با عمل واعظ بے بدل محافظ ناموس رسول ابو الوقت سیف اللہ

المسلول مولانا مولوی علامہ شاہ محمد ہدایت رسول صاحب قبلہ

قادری البرکاتی نوری لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی۔

1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم و علی الہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ و اولیاء امتہ اجمعین

حق تعالیٰ جل شانہ و جل جلالہ اپنے کلام مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے کہ :۔

حٰمٓ ۝ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ (سورۂ دخان پ ۲۶)

ترجمہ :۔ قسم ہے اس روشن کتاب کی بے شک نازل فرمایا ہم نے اس کو برکت والی رات میں بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں اس (رات) میں تقسیم کر دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک جماعت کا قول ہے کہ قرآن عظیم میں جس رات کو لیلۃ المبارکۃ فرمایا گیا ہے وہ شعبان کے مہینہ کی پندرھویں شب ہے۔اس مبارک رات میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف قرآنِ پاک نازل ہوا۔

کشاف، تفسیر کبیر، تفسیر سراج منیر، تفسیر جمل، تفسیر صاوی، تفسیر ابو السعود و روح البیان وغیرہا میں اس آیت مقدسہ کے تحت میں ہے۔ جلالین شریف کی عبارت یہ ہے۔

نزل فیها من ام الکتاب من السمآء السابعة الی سمآء الدنیا

ترجمہ :۔ یعنی اسی (شب بَرأت) میں قرآن پاک تمام و کمال لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا۔

اور جمل کی عبارت یہ ہے۔

ای جملة من ام الکتاب ای اللوح المحفوظ الی السمآء الدنیا . الخ

ترجمہ :۔ پھر آسمان دنیا سے نجماً نجماً بندوں کی ضرورت کے مطابق حضور اکرم نور مجسم ﷺ پر نازل ہوتا رہا۔

شب بَرأت کے کیا معنی ہیں ؟

پیارے سنی بھائیو! شب بَرأت کے معنی ہیں رحمت اور بخشش کی رات

شب بَرأت کے کتنے نام ہیں ؟

شب بَرأت کے چار نام ہیں۔

(۱) لیلۃ مبارکۃ (۲) لیلۃ البرأۃ (۳) لیلۃ الرحمۃ (۴) لیلۃ الصک۔

(تفسیر جمل و صاوی و سراج منیر وغیرہ)

یعنی :۔(۱) برکت والی رات (۲) نجات والی رات (۳) رحمت والی رات اور......
(۴) بخشش کی سند ملنے والی رات۔

شب بَرأت میں کتنے گناہ گار مسلمان بخشے جاتے ہیں ؟

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں :۔

ان اللہ ینزل لیلة النصف من شعبان الی سماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم بنی کلب

(رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

ترجمہ :۔ بے شک اللہ تعالیٰ شب بَرأت میں آسمان دنیا کی طرف جلوہ فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے جتنے بال ہیں اس سے زیادہ تعداد میں میری امت کی مغفرت فرماتا ہے۔

شب بَرأت میں کون کون لوگ نہیں بخشے جاتے ؟

حدیث شریف :۔

سرکار عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں :۔

ان اللہ تعالی یغفر لجمیع المسلمین فی تلك اللیلة الا الکاهن و الساحر و مد من الخمر و عاق الوالدیه و مصر علی الزنا.

(تفسیر کبیر وسراج وجمل وکشاف وصاوی وغیرہا)

ترجمہ :۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں سب مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے مگر کاہن اور جادوگر اور ہمیشہ کا شرابی اور ماں باپ کا نافرمان (عاق کردہ) اور حرام کاری پر مصر یعنی زنا کرنے کا عادی۔

دوسری حدیثوں میں ہے کہ سود خور اور فخر کے ساتھ پائجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچے تک پہننے والا اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی کرانے والا اور جس مسلمان پر کسی دوسرے مسلمان کا کچھ حق ہے اور اس نے حق دار سے معافی نہیں مانگ لی ہے ان لوگوں کی بھی شب بَرأت میں مغفرت نہیں کی جاتی۔

آسمانی آوازیں "مانگ کیا مانگتا ہے"

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :۔

اذا کان لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها و صوموا نهارها فانها لیلة مبارکة فان اللہ تعالیٰ یقول الامن مستغفر فاغفر له الا مبتلی فاعافیه الا من مسترزق فارزقه الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر

(تفاسیر مذکور)

ترجمہ :۔ جب شب بَرأت آئے تو اس میں نفلیں پڑھو اور پندرہ کے دن کو روزہ رکھو۔ بے شک وہ برکت والی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں ارشاد فرماتا ہے کون ہے مغفرت مانگنے والا میں اس کو بخش دوں، کون بیمار ہے، عافیت مانگنے والا میں اس کو عطا کروں، کون ہے روزی مانگنے والا، میں اس کو دوں۔ اور کون کیا مانگنے والا ہے، جو چاہے مانگے میں اس کو عنایت فرماؤں۔ یہ ندائیں صبح تک ہوتی رہتی ہیں اور فیض و کرم کا دریا جاری رہتا ہے۔

قریب قریب اسی مضمون کی ایک روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن ماجہ میں ہے۔

اس رات قسمتوں کا فیصلہ ہوتا ہے

امام بیہقی نے دعوات کبیر میں حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرمائی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا :۔

فقال فیها ان یکتب کل مولود بنی ادم فی هذه السنة و فیها ان یکتب کل هالك عن بنی ادم فی هذه السنة و فیها ترفع اعمالهم و فیها تنزل ارزاقهم

ترجمہ :۔ اس رات میں پورے سال میں پیدا ہونے والے لکھ دیے جاتے ہیں اور جتنے سال بھر میں ہلاک ہونے والے ہیں وہ بھی لکھ دیے جاتے ہیں اور اسی شب بَرأت میں ان کے اعمال بلند کیے جاتے ہیں اور اسی شب بَرأت میں ان کے رزق اُتارے جاتے ہیں۔

غافل انسان خوشی منارہا ہے اور موت کا حکم ہو چکا ہے

امام محی السنۃ بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس رات یعنی شب بَرات میں شعبان سے شعبان تک تمام معاملات عالم کے دفتر، فرشتوں کے سپرد کردیے جاتے ہیں یہاں تک کہ آدمی شادی کرتا ہے۔ اس کے گھر بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی خوشی مناتا ہے۔ مکان بنواتا ہے حالانکہ اس کا نام مُردوں کے رجسٹر میں لکھا جاچکا ہوتا ہے"۔

روزی روزگار میں برکت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ "جو شخص شب بَرات میں کھانا یا کپڑا یا نقد جو ہو سکے خیرات کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر چیز میں برکت دے گا اور اس کی روزی کشادہ فرمائے گا"۔

دوزخ سے بچنا ہے تو شب بَرات جگاؤ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ "جو شخص دوزخ سے امان چاہے وہ شب بَرات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے"۔

مرنے کے بعد زندگی چاہتے ہو تو شب بَرات کو زندہ رکھو

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ "جو شخص شب بَرات کو زندہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو مرنے کے بعد زندہ رکھے گا"۔

گناہوں کی بخشش اور انعام میں حوریں

مفتاح الجنان میں ہے کہ "جو شخص شعبان کی چودہ تاریخ غروب آفتاب سے پہلے

چالیس مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور سو بار درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے گناہ بخش دے گا۔ اور چالیس حوریں جنت میں اس کی خدمت کو مقرر کرے گا"۔ (سبحان اللہ)

دو رکعت کا ثواب چار سو سے زیادہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک بار کیا دیکھا

روض الافکار میں ہے کہ ایک بار حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام ایک پہاڑ کی سیر فرمارہے تھے کہ ایک نہایت صاف و شفاف سڈول چٹان نظر آئی۔ آپ وہاں ٹھہر کر دیر تک اس کو بغور دیکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ "اے عیسیٰ کیا یہ تم کو بہت پسند ہے"۔ عرض کیا کہ "ہاں"، ارشاد ہوا کہ "اس کے اندر کی چیز بھی دیکھو گے"، عرض کیا کہ "ضرور"، بس وہ چٹان بیچ سے شق ہو گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ چٹان کے اندر ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اس کے قریب پانی کا ایک صاف چشمہ جاری ہے اور ایک طرف انگور کی بیل ہے اور اس میں تر و تازہ خوشے لگے ہیں۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپ نے اس سے سلام کیا اور مصافحہ کیا۔ (دیکھو مسلمان بھائیو! نماز کے بعد مصافحہ کا طریقہ کب سے جاری ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ "تم کون ہو"، ان بزرگ نے جواب دیا کہ "موسیٰ علیہ السلام کی امت کا ایک شخص ہوں، میں نے دعا کی تھی کہ یا اللہ مجھ کو عبادت کے لیے سب سے الگ ایک جگہ عطا فرما۔ چنانچہ اس نے یہ تنہائی کی جگہ مجھ کو عنایت فرمائی ہے۔ یہاں مجھ کو نہ آب و دانہ کی فکر ہے، نہ بیوی بچوں کا خیال ہے، نہ یار دوستوں کی صحبت میں وقت برباد ہوتا ہے۔ چار سو برس سے اسی پہاڑ میں رہتا ہوں۔ ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور اطمینان سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں"۔

عیسیٰ علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور عرض کیا کہ "یااللہ! اس سے بڑھ کر کون عابد ہوگا اور کس نے ثواب جمع کیا ہوگا؟"۔ ارشاد باری ہوا کہ اے عیسیٰ!

من صلی لیلة النصف من شعبان امة محمد صلی الله علیه وسلم رکعتین فهو افضل من عبادته اربع مائة سنة

ترجمہ:۔ جو شخص میرے حبیب کا امتی شب برأت میں دو رکعتیں پڑھے گا وہ اس کی چار سو برس کی عبادت سے بہتر ہوگا۔ اور اس سے زیادہ ثواب پائے گا۔ (سبحان اللہ وحمدہ)

ماہ شعبان کی فضیلت

اسی مہینہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے خطب میں فرماتے ہیں کہ "اسی مہینہ میں معجزۂ شق القمر کا وقوع ہوا۔ یعنی آپ کی انگلی کے اشارے پر چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے"۔

دنیا میں روزی زیادہ ہو

اور قیامت میں جنتی اونٹنی کی سواری ملے

یہی علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک حدیث روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو مسلمان اس مہینے میں تین روزے رکھے اور افطار کے وقت مجھ پر تین بار درود شریف پڑھے گا۔ اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ اس کی روزی میں برکت ہوگی اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو جنتی اونٹنی پر سوار کر کے جنت میں داخل فرمائے گا"۔ (سبحان اللہ)

4

حضور اکرم ﷺ شعبان میں بکثرت روزے رکھتے تھے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ "حضور ﷺ رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور مہینے میں اتنے روزے نہ رکھتے تھے جتنے شعبان میں"۔ (رواہ البخاری والمسلم)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سوال

اور حضور ﷺ کا جواب

ماہ شعبان میں روزہ کی فضیلت

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایک بار حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ "سرکار! اس ماہ مبارک میں بہت روزے رکھتے ہیں"۔ فرمایا کہ "ہاں"۔

ذاك شهر بين رجب و رمضان يغفر الناس و فيه اعمال العبد الى الرب فاحب ان يرفع عملى و انا صائم ٥

یعنی:۔ یہ شعبان کا مہینہ ہے رجب اور رمضان کے درمیان کا۔ اس میں لوگ بخشے جاتے ہیں۔ اس میں بندوں کے اعمال خداوند تعالیٰ کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزے کی حالت میں پیش کیے جائیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ "میں نے حضور ﷺ کو دو مہینے مسلسل روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ سوائے شعبان اور رمضان"۔

(رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

رمضان شریف کے لیے تیاری کرو

شعبان کا مہینہ کس کا ہے؟

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ "شعبان کا مہینہ آئے تو اپنے نفسوں کو رمضان المبارک کے لیے (گناہوں سے) پاک کرو۔ اپنی نیتوں کو درست کرو۔ یاد رکھو کہ شعبان کی بزرگی ایسی ہے جیسی میری بزرگی اور عظمت تم لوگوں پر۔ خبردار ہو جاؤ۔ یہ مبارک مہینہ میرا مہینہ ہے جس نے اس مہینہ میں ایک روزہ بھی رکھ لیا۔ اس کو میری شفاعت حلال ہو گئی"۔ (سبحان اللہ)

کون سا مہینہ کس کا ہے؟

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں :۔

رجب شهر الله و شعبان شهری و رمضان شهر امتی

یعنی :۔ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان شریف میری امت کا مہینہ ہے۔

پندرھویں شعبان کو روزہ رکھو

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ :۔

من صام یوم الخامس عشر من شعبان لم تمسه النار

یعنی :۔ جو شخص شعبان کی پندرہ تاریخ کو روزہ رکھے گا اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ (سبحان اللہ)

مسلمانو! کیا کیا مہربانیاں فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر اور غور کرو تو یہ

سب صدقہ اور طفیل ہے سرکار عالم نور مجسم شفیع امم ﷺ کا۔ ذرا درود شریف پڑھو حضور ﷺ پر :۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

شب بَرأت میں قبروں پر جانا سنت ہے

صحیح روایات سے ثابت ہے کہ "شب بَرأت میں حضور اکرم ﷺ جنت البقیع تشریف لے گئے ہیں اور آپ نے اہلِ قبور کے لیے دعائیں فرمائی ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ سنتِ رسول ﷺ کی نیت سے آج کی رات قبرستانوں میں جائیں۔ ایصالِ ثواب کریں اور عبرت حاصل کریں۔ خدا سے ڈریں، اپنے اعمال سیئہ سے توبہ کریں اور غور کریں کہ کیسے کیسے لوگ خاک میں مدفون ہیں ایک دن اپنا بھی یہی حال ہوگا"۔

قبرستان جانے کے آداب

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب قبرستان جاؤ تو اہلِ قبور کو سلام علیکم کہو کہ :۔

السلام علیکم یا اهل القبور و انا ان شاء الله بکم لاحقون ٥

قبرستان میں جاؤ تو کیا پڑھو؟

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اکرم ﷺ نے کہ :۔

من مر علی المقابر فقراء قل هو الله احد احدی عشرة مرة ثم ذهب ثوابه للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات

(رواہ الدار قطنی)

یعنی :۔ جو شخص قبرستان میں جائے اور گیارہ بار قل ھو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخشے تو اس پڑھنے والے کو ان مردوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب حاصل ہو گا۔

سبحان اللہ! حضور ﷺ نے کیسے کیسے پیارے انداز میں قبروں پر جانے اور ایصالِ ثواب کی ترغیب دی ہے۔

قبروں سے تکیہ نہ لگاؤ

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ نے قبر سے تکیہ لگائے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا :۔

یا صاحب القبر توذی صاحب القبر و لا یؤذیك

(او کما قال)

یعنی :۔ اے قبر سے تکیہ لگانے والے تو قبر والے کو اذیت نہ دے اور وہ تجھ کو اذیت نہ دے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ قبر مسلم کی توہین سے صاحب قبر کو تکلیف ہوتی ہے اور اسے احساس ہوتا ہے جب ہی تو تکلیف ہوتی ہے۔ پھر وہ میت اس ایذا دینے والے کو تکلیف دیتی ہے۔ سبحان اللہ! یہ تو عام مسلمان مُردوں کا تصرف ہے تو اولیاء اللہ کی عظمت و شان اور اُن کے تصرفات کا کیا کہنا۔

قبروں پر پھول چڑھانا

شرح برزخ میں یہ حدیث شریف منقول ہے کہ :۔

روی من القی الورد علی قبر مسلم غفر اللہ تعالیٰ بتسبیحه للمیت و

6

یکتب للملقی حسنة

(ذوالفقار حیدریہ ص ۴۶)

جو شخص کسی مسلمان کی قبر پر پھول ڈالے بخشے۔ اللہ تعالیٰ پھول کی تسبیح کی برکت سے میت کو اور پھول ڈالنے والے کے لیے لکھتا ہے، نیکی۔ اس حدیث کو ابن ابی الدنیا و جامع الخلال نے ابن مسعود سے سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

حضور ﷺ نے خود دو قبروں پر سبز شاخ چڑھائی

مشکوۃ شریف میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ گذرے حضور ﷺ دو قبروں پر اور فرمایا شفیع المذنبین ﷺ نے کہ یہ دونوں دردناک عذاب میں مبتلا ہیں ایک ان میں سے پیشاب سے پاک نہ رہتا تھا اور دوسرا چغل خوروں کی صحبت میں بیٹھتا تھا پھر حضور ﷺ نے ایک سبز شاخ لی اور اس کو بیچ سے دو ٹکڑے کر کے آدھی آدھی دونوں قبروں پر چڑھا دی۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ "جب تک یہ شاخ ترو تازہ ہے ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہو گی"۔ اسی وجہ سے آج تک قبر پر سبز شاخ رکھنے کی رسم جاری ہے۔ اللہ! اللہ! سنیوں کے وہاں کی جو بات ہے وہ وسیلہ نجات ہے۔ اس حدیث شریف سے حضور کے بعطائے الٰہی علم غیب کی شان کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ ان قبروں میں کون کون دفن ہیں اور زندگی میں ان کے عمل کیسے تھے اور کس طرح ان کے عذاب میں کمی ہو سکتی ہے۔

مسلمانو! یہ ہیں سنیوں کے وہاں کے طریقے۔ یاد رکھو سنی مذہب میں مسلمانوں کی قبروں کو بت نہیں کہتے ہیں ورنہ وہاں جا کر سلام کیوں کریں۔ کیا بت خانہ کی طرف سے گذرتے پر بھی سلام کہنے کا حکم ہے۔ سنیوں کے وہاں قبروں کی بے حرمتی سے منع کیا گیا ہے۔ سنیوں کے وہاں قبروں کا نشان قائم رکھنے کا جواز ہے۔

7

حضور ﷺ نے خود قبر کا نشان قائم فرمایا

حدیث شریف میں ہے کہ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا اور ان کو دفن کیا گیا تو حضور ﷺ نے ایک صحابی کو حکم دیا کہ "وہ پتھر جو پڑا ہے، اٹھا لاؤ"۔ انھوں نے اٹھانا چاہا مگر ان سے اٹھ نہ سکا۔ سید عالم ﷺ نے آستینیں چڑھا کر اس پتھر کو اٹھا کر حضرت عثمان بن مظعون کی قبر کے سرہانے نصب کر کے ارشاد فرمایا کہ "میں نے اس پتھر سے اپنے بھائی کی قبر کا نشان قائم کر دیا، اب جو میرے اہل بیت سے وفات کرے گا اسے میں یہاں دفن کروں گا۔ دیکھو مسلمانو! یہ طریقہ ہے سنیوں کے یہاں کا۔

قبروں پر روشنی کرنا

اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ اس برکت والی رات میں بغرض ایصال ثواب یہاں آتے ہیں ان کو آرام ملے اکثر قبریں اونچی نیچی ٹوٹی پھوٹی ہر قسم کی ہوتی ہیں اور شریعت مطہرہ میں ان کے احترام کا حکم دیا گیا ہے۔ لہذا کوئی ان پر سے نہ گذرے نہ کسی زندہ کو تکلیف ہو نہ مُردے کو۔ آنے والوں کے لیے پانی وغیرہ کی سبیلیں بھی رکھتے ہیں اور بھی ان کی ضرورت کی چیزیں تا بہ امکان مہیا کرتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ سب نیک اور ثواب کے کام ہیں خود کرنے والوں کو بھی ثواب ملتا ہے اور اگر نیت ایصالِ ثواب کی ہے تو ان کے مرحومین و مدفونین کو بھی اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

درود، فاتحہ، ایصالِ ثواب
کس کس رات کو روحیں گھر پر آتی ہیں؟

حدیث شریف :۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ :۔

اذا كان يوم العيد و يوم العشر و يوم الجمعة الاولى من شهر رجب و ليلة النصف من شعبان و ليلة الجمعة يخرج الاموات من قبورهم و يقفون على ابواب بيوتهم و يقولون ترحموا علينا فى هذه الليلة بصدقة و لو بلقمة من خبز فانا محتاجون اليها فان لم يجدوا شيئا يرجعون الحسرة.

یعنی :۔ جب عید کا دن ہوتا ہے یا روز عاشوراء (یعنی محرم کی دسویں) یا رجب کا پہلا جمعہ یا شب بَراَت یا ہر جمعہ کی رات کو مردے اپنی قبر سے نکلتے ہیں (یعنی ان کی روحیں) اور اپنے گھروں کے دروازوں پر وہ روحیں جاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے گھر والو! ہمارے اوپر رحم کرو۔ آج کی رات میں ہمارے لیے کچھ صدقہ کرو چاہے ایک ہی نوالہ روٹی کا ہو کیونکہ ہم صدقہ خیر، خیرات، فاتحہ، درود و ایصالِ ثواب کے محتاج ہیں اگر وہ روحیں کچھ نہیں پاتیں یعنی گھر والے فاتحہ و درود وغیرہ کچھ نہیں کرتے تو وہ روحیں حسرت و ناامیدی کے ساتھ واپس جاتی ہیں۔

دوسری حدیث شریف :۔

عن انس رضى الله تعالىٰ عنه قال يا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم انا نتصدق عن موتانا و نحج عنهم و ندعوا لهم فهل يصل ذلك لهم قال نعم انه ليصل اليهم و اللهم يلفرحون به كما يفرح احدكم بالطبق اذا اهدى اليه.

(رواہ ابو الحفص العکبری، شامی جلد نمبر ۱۲)

یعنی :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے عرض کیا
"یارسول اللہ ﷺ ہم اپنے مُردوں کے لیے صدقہ کرتے اور خیرات
دیتے (یعنی فاتحہ کراتے ہیں) اور ان کی طرف سے حج کرتے ہیں اور
ان کے لیے مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں تو کیا یہ انھیں پہونچتا ہے۔
ارشاد فرمایا کہ "ہاں ضرور انھیں پہونچتا ہے اور یقیناً اس کے پہونچنے
سے انھیں ایسی خوشی حاصل ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی ایک کو
ایک طباق ہدیہ ملنے پر خوشی حاصل ہوتی ہے"۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں
بھی مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب کرنے کا رواج تھا اور وہ حضرات اس کو جائز جانتے تھے
ورنہ کیوں کرتے۔ ہاں ابو جہل، ابو لہب اور کفار و مشرکین کے لیے ان میں ایصالِ ثواب کا
طریقہ جیسا کہ اہلِ ایمان کے وہاں ہے ثابت نہیں۔ ان کے لیے تو یہ مقولہ صحیح ہے "مرگیا
مردود نہ فاتحہ نہ درود" اب رہا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا سوال کرنا۔ یہ
صرف اس لیے تھا کہ یقین کا درجہ اور زیادہ سے زیادہ ہو۔ حضور ﷺ کی زبان مبارک سے
سنیں کہ ہمارے صدقے، خیر، خیرات، ہماری دعائیں، درود و فاتحہ وغیرہ ہمارے مُردوں کو
پہونچتی ہیں یا نہیں۔ کیونکہ اس کا تعلق عالم غیب سے تھا اور صحابہ جانتے تھے کہ غیب کی بات
تو بحکم الٰہی حضور ہی بتا سکتے ہیں۔ نیز اس لیے دریافت کیا کہ اس سے اطمینان قلب کے ساتھ
ہی ساتھ بعد والوں کے لیے ایک سند ہوگی اور آئندہ جو مخالفین اس کو ناجائز وغیرہ کہیں گے۔
ان کے لیے دندان شکن جواب ہوگا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھم۔ سچ تو یہ ہے کہ صحابہ کرام کا ہم
سنیوں پر بڑا احسان ہے اور اسی لیے مخالفین ان کو گالیاں دیتے اور کھلوانے کی تدبیریں کیا
کرتے ہیں۔ کیونکہ صحابہ کرام نے تمام بدمذہبوں کی بدمذہبیت کو پاش پاش کر دیا ہے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ "عبادت بدنی جیسے حج وغیرہ اور عبادت مالی

جیسے کھانا کھلانا، کپڑا دینا یا کوئی چیز مُردے کو ثواب پہونچانے کی غرض سے دینا دونوں طریقے
جائز اور ثابت ہیں خواہ ایک ساتھ ہوں یا الگ الگ"۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام فاتحہ کی چیز مُردے کو پہونچاتے ہیں

تیسری حدیث شریف :۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ
جس گھر والوں میں سے کوئی مرجاتا ہے اور وہ لوگ اس کے بعد صدقہ فاتحہ ایصال ثواب
کرتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام اسے طباق میں لے جاکر اس میت کو ہدیہ دیتے ہیں اور اس کی
قبر کے کنارے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں

**یا صاحب القبر العمیق هذه هدیة اهداها الیك فاقبلها فیدخل علیه فیفرح
بها و لیستبشر و یحزن جیرانه الذین لا یهدی الیهم شیء**

(رواہ الطبرانی فی الاوسط)

یعنی :۔ اے گہری قبر والے یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے اس کو قبول
کر پھر اندر جاتے ہیں تو قبر والا اس ہدیہ سے خوش ہوتا ہے اور فرحت
کا اظہار کرتا ہے اور اس کے پڑوسی قبر والے جن کو کچھ نہیں بخشا گیا
، ہدیہ نہیں پہونچا وہ غمگین ہوتے ہیں۔

خود حضور ﷺ نے ایصالِ ثواب کیا

چوتھی حدیث شریف :۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ "میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے تو ان کے لیے کیا صدقہ ایصالِ ثواب کروں"۔ فرمایا "الماء" یعنی پانی۔ چنانچہ حضرت سعد نے کنواں کھدوایا۔ جب تیار ہو گیا تو حضور ﷺ تشریف لائے اور کنویں کے کنارے کھڑے ہو کر دعا فرمائی۔

" ھذہ لام سعد " "بار الہ ! اس کا ثواب سعد کی ماں کو پہونچے "

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس چیز کا ثواب بخشنا ہو اس کا سامنے ہونا اولیٰ تر ہے ورنہ حضور ﷺ اپنے گھر ہی سے یا جہاں تھے وہیں سے ثواب بخش دیتے۔ دوسرے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی چیز کا ثواب بخشواتے کے لیے اگرچہ خود بھی اس کام کو کر سکتا ہو مگر کسی بزرگ ہستی کو بلانا سنتِ صحابہ ہے تیسرے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگرچہ کنواں اسی نیت سے کھدوایا گیا تھا مگر حضور ﷺ کو بلا کر دعا کرانا یہ چیز تو نورٌ علیٰ نور ہو گی۔ پس اگر کوئی شخص کھانا وغیرہ ایصالِ ثواب ہی کی نیت سے پکوائے مگر پھر بھی اس پر فاتحہ کرائے جو بڑی کامل دعا ہے سنتِ صحابہ ہے اور نہایت ہی افضل و اولیٰ طریقہ ہے۔ ورنہ حضور ﷺ فرما دیتے کہ جب تم نے اسی نیت سے کھدوایا ہے تو پھر اب دعا کرانا کیا ضروری ہے بس اس کا ثواب تمہاری ماں کو پہونچ گیا۔ چوتھے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس کھانے پینے کی چیز کا ثواب بخشنا ہو تو یہ ضروری نہیں کہ پہلے اسے کھلا پلا دیا جائے جیسا کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جب تک کھانا کسی کو کھلا نہ دیا جائے اور وہ پیٹ میں پہونچ کر غلیظ نہ ہو جائے اس وقت تک خود کھلانے والے کو اس کا ثواب نہیں ملتا پھر کسی کو بخشنا کیسا بلکہ معلوم ہوا کہ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ورنہ کنواں بننے کے بعد اس کا سارا پانی نکال کر اور سب پیاسوں کو پلا کر اس کا ثواب بخشا جاتا مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ قبل پلانے ہی کے تمام پانی جو موجود تھا اور آئندہ موجود ہونے والا تھا سب کا ثواب پہلے ہی سے بخش دیا گیا۔

یہی طریقہ مسلمانوں کے یہاں اب تک جاری ہے مگر بدمذہب اس سے عاری ہے اور یہ چیز اس پر بھاری ہے۔ پانچویں یہ بھی معلوم ہوا کہ ایصالِ ثواب کی چیز کو ہر ضرورت مند کھا پی سکتا ہے۔ کسی امیر و غریب پر منحصر نہیں ورنہ میت کے نام کے صدقہ کا کنواں تھا۔ اس کا پانی صرف مساکین کو پینے کا حکم ہوتا۔ مالداروں کے لیے ناجائز ہوتا۔ اور بھی الحمد للہ اس حدیث مبارک سے بکثرت مسائل حل ہوتے ہیں لیکن بخیال طوالت ترک کیے جاتے ہیں۔

دُگنا ثواب حاصل کیجئے

پانچویں حدیث شریف :۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا سرورِ عالم ﷺ نے :۔

اذا تصدق احدکم بصدقة تطوعا فليجعلها عن ابويه فيكون لهما اجرها و لا ينقص من اجره شيء

(رواہ الطبرانی والبیہقی فی شعب الایمان)

یعنی :۔ جب تم میں کوئی نفلی صدقہ کرے تو اس کا ثواب اپنے ماں باپ کو بخش دے تو اس کا اجر اس کے ماں باپ کو بھی ملے گا اور اس کے اجر میں کوئی کمی بھی نہ ہو گی۔

سبحان اللہ ! کن کن طریقوں سے حضور ﷺ نے ایصالِ ثواب فاتحہ و درود اور خیر خیرات کی ترغیب دی ہے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ سب سنیوں کے لیے ہے۔ بدمذہب نہ زندگی میں اس قسم کے کارِ خیر کرتے ہیں نہ مرنے کے بعد ان کی اولادیں ان کے لیے کچھ کرتی ہیں اور وہی مثل لوگوں کی صادق آتی ہے کہ "مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود"۔

شب بُرأت کا حلوا

یہ مسلمان حلوا کیوں بناتے ہیں؟

بات یہ ہے کہ وہابی مذہب کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب تذکیر الاخوان کے صفحہ نمبر ۶۶ مطبوعہ فخر المطابع لکھنؤ میں صاف لکھ دیا ہے کہ "شعبان میں حلوا پکانا کفر و نفاق ہے"۔ (ماخوذ از کتاب فضائل شب بُرأت، مصنفہ مولانا محبوب علی صاحب صفحہ ۶۳) اور اس کو بدعت وغیرہ اور بڑے گندے کاموں کے ساتھ میں شمار کیا ہے۔ اس وجہ سے اس کے ہم مذہب اس کو حرام، ناجائز اور خدا جانے کیا کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اس سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ مسلمان جو بے چارے سنی اور وہابی عقائد میں فرق نہیں جانتے وہ ان کے چکر میں آکر اس قسم کی طیب اور پاک چیزوں کو خواہ مخواہ کسی دن اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں۔ لیکن سنی مسلمان اس لیے آج کے دن حلوا پکواتے اور اپنے متعلقین اور دوست واحباب، اعزاء واقرباء کو کھلاتے ہیں کہ یہ سال کا آخری دن ہے۔ اس دن وہ چیز اللہ و رسول کی خوشنودی کے لیے کھلانا چاہیے جس کو اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب نے پسند فرمایا ہو۔ چنانچہ ان کو حدیث شریف ملی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ :۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم یحب الحلوا و العسل

(رواہ البخاری)

یعنی :۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلوا اور شہد پسند فرماتے تھے یا میٹھی چیز اور شہد مرغوب رکھتے تھے۔

یہ دیکھ کر اللہ کے ان مقبول بندوں نے اس مبارک رات میں حلوا کھانا اور کھلانا اختیار کیا اور سلف صالحین اور بزرگان دین کا اب تک اس پر عمل در آمد رہا۔ مگر اب چند روز

سے لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ لوگ اس کو ضروری سمجھنے لگے ہیں۔ اس وجہ سے خصوصیت سے شب بُرأت کے دن حرام ہے اور باقی سال میں ہر روز حلال ہے۔ افسوس صد افسوس کہ وہی چیز ہر روز حلال رہے مگر اس برکت والے روز اور برکت والی رات میں حرام ہو جائے (معاذ اللہ) حالانکہ یہی منع کرنے والے ہر روز ہزاروں چیزوں اور ہزاروں کاموں کو ضروری سمجھتے ہیں خواہ وہ دین کے ہوں یا دنیا کے۔

پیارے سنی بھائیو! اگر اس خطرہ سے کہ شب بُرأت کے روز لوگ اس کو ضروری نہ سمجھ لیں۔ صرف ایک دن یہ حلوہ ناجائز یا حرام یا کفر و شرک یا بدعت ہو جاتا ہے تو اس خطرے سے کہ کہیں ایک دن اس کو لوگ حرام نہ سمجھ لیں۔ اس لیے اس کا کرنا ضروری اور باعث ثواب بھی ہو جاتا ہے۔

کیونکہ حلال چیز کو ضروری سمجھ لینا اتنا برا نہیں اس لیے کہ وہ تو حلال ہی ہے مگر حلال چیز کو کسی دن حرام سمجھ لینا اور جاہلوں کی سمجھ میں یہ غلط بات آجانا یہ تو سخت گناہ ہے۔ لہذا جس چیز کو اللہ اور رسول اللہ ﷺ نے کسی دن حرام اور ناجائز نہ فرمایا ہو اس جائز چیز کو ہرگز حرام نہ سمجھنا چاہیے۔ پھر خیال کیجئے کہ وہابیوں کے وہاں کوا حلال ہے جو سنیوں کے وہاں حرام ہے وہابیوں نے یہ سمجھا کہ سنیوں کی دیکھا دیکھی ایسا نہ ہو کہ ہماری پارٹی بھی اس کو حرام سمجھنے لگے۔ اس لیے انھوں نے اپنے مولوی صاحب رشید احمد گنگوہی سے فتوی لیا کہ "جس جگہ زاغ معروف کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کوا کھانے والے کو ثواب ہوگا، یا نہ ثواب ہوگا نہ عذاب" تو اس کا جواب مولوی صاحب نے لکھا کہ "ثواب ہوگا"۔ جس کا جی چاہے فتاوی رشیدیہ ص ۱۶۲ حصہ دوم مطبوعہ قاسمی پریس دیوبند دیکھ لے۔

ایسی صورت میں جہاں وہابی لوگ شب بُرأت کے روز حلوا کھانا کھلانا حرام جانتے ہوں وہاں اس خیال سے کہ سنی بھی کہیں ان کے ہمنوا بن کر حلال کو حرام نہ سمجھنے لگیں۔ شب

بَرأت کے روز حلوا کھانا، کھلانا اور پکانا کیونکر ثواب نہ ہوگا۔ ہوگا اور ضرور ہوگا۔

شب بَرأت میں شیرینے اور میلاد شریف کی محفلیں

پیارے بھائیو! عام طور پر اس رات میں اہل سنت و جماعت میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ سبحان اللہ، یہ بھی نہایت مبارک اور مخصوص اہل سنت و جماعت کا طریقہ ہے کیونکہ مختلف قسم کے اجتماعات اور سیرت کے جلسے ہر مذہب کے لوگ کرتے ہیں۔ قادیانی، وہابی، رافضی، خارجی سب سیرت کے نام سے اجتماع کرتے ہیں اور سیرت پر تقریریں کرتے ہیں حتیٰ کہ غیر مسلم بھی حضور ﷺ کی سیرت پر تقریریں کرتے ہیں اور کتابیں لکھتے ہیں۔ مگر محفل میلاد شریف صرف ایسی چیز ہے جو صرف سنی مذہب کے لوگ ہی کرتے ہیں۔ اور مخصوص سنیوں کے وہاں کی چیز ہے۔ یہ محفل ایسی جامع ہے کہ اس میں آنے والا تھوڑے وقت میں ہزاروں نیکیاں حاصل کر سکتا ہے۔

یہ وہ محفل ہے جس میں درود بھی ہے، سلام بھی ہے، تعوذ بھی ہے، قیام بھی ہے، تقسیم بھی ہے، عبادت مالی بھی ہے، تعظیم و توقیر کے جلوے بھی ہیں، خدا کا ذکر بھی ہے، خدا کے رسول ﷺ کا ذکر بھی ہے، صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی ذکر ہے، اولیاء اللہ کا بھی ذکر ہے، نماز، روزہ کا بھی ذکر ہے اور کیوں نہ ہو یہ اس کے پیدائش کی محفل ہے جس کی پیدائش اور جس کے میلاد کے صدقے سے ساری کائنات پیدا ہوئی۔ اگر آپ نہ پیدا ہوتے یعنی آپ کا میلاد نہ ہوتا تو بھی کچھ نہ ہوتا۔ نہ زمین ہوتی، نہ آسمان، نہ چاند، نہ سورت نہ ملک نہ بشر نہ نماز نہ حج نہ زکوۃ۔ یہ ساری چیزیں حضور ﷺ کے میلاد ہی کے صدقہ میں پیدا ہوئیں۔

فقیر نے عرض کیا ہے کہ :۔

یہ قرآن ہے میلاد احمد کا حصہ نمازیں ہیں معراج احمد کا صدقہ
منور ہے نور محمد سے کعبہ مزین ہے نام محمد سے کلمہ
محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

شب بَرأت میں آتش بازی

برکت کی رات میں بربادی

پیارے مسلمانو! یہ ہے وہ برکت والی رات اور سال کا آخری دن جس کے فضائل قرآن پاک اور احادیث مقدسہ میں نظر آرہے ہیں لیکن افسوس! صد افسوس! کہ اس برکت والی رات میں جب کہ خداوند کریم خاص آسمان دنیا پر تجلی فرما ہے۔ ہماری موت اور زندگی کا فیصلہ ہو رہا ہے۔ ہمارے اعمال نامے کھلے ہوئے ہیں۔ رحمت حق ہم کو اپنی آغوش میں لینے کو تیار ہے تو اسی رات میں ہمارے اکثر بھائی نہ صرف اپنی دنیاوی دولت میں آگ لگا کر گھر پھونک کر تماشہ دیکھ رہے ہیں اور یہ مصیبت اب گھروں تک محدود نہیں۔ بلکہ راستوں میں بھی اور حد یہ ہے کہ قبرستانوں میں بھی اس کا ارتکاب عام طور پر ہو رہا ہے۔ اہلِ ایمان جو محض ایصالِ ثواب کے لیے جاتے ہیں۔ ان کو بھی فاتحہ پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے۔

ہائے افسوس میرے عزیزو! کاش یہ تمہاری جوانی اور جوانی کی قوت دین کے لیے ہوتی تم خدا اور رسول ﷺ کے خلاف یہ آگ برسانے والوں کو روکنے والوں میں ہوتے۔ تم قبرستانوں میں جاتے اور اپنی موت کو یاد کرتے اور یہ دیکھ کر عبرت حاصل کرتے کہ کیسے کیسے جوان، بچے، بوڑھے، مال اور عزت والے خاک میں دفن ہو گئے۔ اسی طرح ہم کو بھی ایک دن پامال ہونا ہے۔ مگر اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ تم وہاں جا کر کھیل کود میں مصروف ہو جاتے ہو اور وہاں بھی آتش بازی چھڑاتے ہو نہ زندوں کو چین لینے دیتے ہو نہ مردوں کو۔

افسوس کیا تم نے بالکل اسلام سے منہ موڑ لیا۔ کیا قرآن پاک کی اب یہ آیت تمہارے سامنے نہیں۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ ترجمہ : یعنی فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ کیا تم اس برکت والی رات میں شیطان کے بھائی بننے کا فخر حاصل کرنا چاہتے ہو (معاذ اللہ) توبہ کرو، آج ہی توبہ کرو۔ اٹھو اور جماعت بناؤ اور اس آگ میں گرنے والے دوسرے بھائیوں اور بچوں کو بچاؤ۔ قبرستان میں عام طور پر جو عورتوں نے بن سنور کر جانا اور میلہ لگانا شروع کر دیا ہے اس سے ان کو نہایت سختی سے روکو اور کہو کہ وہ گھروں میں بیٹھ کر رات کو نفلیں پڑھیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کریں اگر بے پردہ ہو کر گھومنے پھرنے اور مجمعوں میں جانے ہی کا شوق ہے تو للہ اس رات کو معاف فرمائیں۔ خدا اور رسول خدا ﷺ سے بغاوت نہ کریں۔ اس کے لیے اور بہت سے دن اور راتیں ہیں۔ قبرستان کو معصیت کا اکھاڑا نہ بنائیں اور وہاں کے آرام کرنے والوں کو چین لینے دیں اور یاد رکھیں۔

چرخی کی طرح چرخ ہی میں بس رہے گا وہ
جس نے خلاف شرع منائی شب برأت

سبحان ربک رب العزة عما یصفون و سلام علی
المرسلین و الحمد للہ رب العالمین

نظم

خدا کی حمد میں مصروف کائنات ہے آج
پڑھو درود و نوافل شب برأت ہے آج

محبو آؤ اگر خواہش نجات ہے آج
کہ نعت پاک حبیب خدا کی رات ہے آج

وہ ہوں گے نار سے بے خوف کل قیامت میں
کہ جن کو محفل مولد سے التفات ہے آج

دہن سے اس کے دم ذکر پھول جھڑتے ہیں
جو کوئی واصف محبوب خوش صفات ہے آج

ہوائیاں نہ اڑیں کیسے منہ پہ اعداء کے
وہ جل رہے ہیں کہ ذکر نبی کی رات ہے آج

وہ عقدے ہوگئے حل وا نہ ہوتے تھے جو کبھی
مرادیں ہوتی ہیں پوری شب برأت ہے آج

نبی مزاروں پہ جا کر دعائیں کرتے تھے
نصیب مردوں کے جاگ اٹھتے تھے وہ رات ہے آج

شریک بزم نبی ہوں گے پھر جو زندہ رہے
وگرنہ آخری یارو شب برأت ہے آج

بھروسہ کچھ نہیں دنیا کی زندگانی کا
قضا بھی آئے گی کل اس کو جو حیات ہے آج

خدا کا حکم قیامت میں اسے عمر ہوگا
مرے نبی کے ثنا خوانوں کی نجات ہے آج

نماز مومن کی معراج ہے

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :۔

"قیامت کے دن ہر مسلمان سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر نماز ٹھیک رہی تو اس کے سارے عمل ٹھیک رہیں گے اور اگر نماز خراب رہی تو اس کے سارے عمل خراب رہیں گے۔ (دیکھئے طبرانی)

معلوم ہوا قیامت میں سب سے پہلا سوال نماز کا ہوگا اور نماز کا حساب اللہ کی بارگاہ میں دینا ہوگا لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ خود بھی نماز کی پابندی کریں اور اپنی اولادوں کو بالغ ہونے سے پہلے نماز پڑھنے کا پابند بنائیں اور جن لوگوں کی نمازیں قضاء ہو چکی ہیں وہ ان کی ادائیگی جیتے جی کر لیں تاکہ کوئی نماز ذمہ نہ رہے۔

قضائے عمری ادا کرنے کا طریقہ :۔

جس چیز کا بندوں پر اللہ کا حکم ہے اس کو وقت پر کر لینے کو "ادا" کہتے ہیں اور وقت گزرنے کے بعد کرنے کو "قضاء" کہتے ہیں۔

قضاء نمازیں نوافل اور غیر مؤکدہ سنتوں سے اہم ہیں یعنی جس وقت وقتی نماز ادا کرنا ہو انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے عمر قضاء نمازیں پڑھے تاکہ بری الذمہ ہو سکے۔ البتہ تراویح اور بارہ رکعت سنت مؤکدہ نہ چھوڑے۔ (ردالمختار)

بارہ رکعت سنت موکدہ یہ ہیں۔ 2رکعت سنت فجر، 4رکعت سنت قبل فرض ظہر اور 2رکعت سنت بعد فرض ظہر، 2رکعت سنت بعد فرض مغرب، 2رکعت سنت بعد نماز عشاء اور نماز جمعہ میں 4رکعت سنت قبل نماز جمعہ 4رکعت سنت بعد نماز جمعہ۔

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ رمضان میں جمعتہ الوداع کے موقع پر چار نوافل یا

شب برأت، شب قدر اور شب معراج کی راتوں میں دو رکعت یا چار رکعت نوافل ادا کر لینے سے تمام عمر کی قضا نمازیں ادا ہو جاتی ہیں ایسا سوچنا غلط ہے فرض نمازوں کی قضا فرض ہے نوافل اس کا قائم مقام ہر گز نہیں۔

علماء فرماتے ہیں کہ جب کبھی بھی موقع ملے اپنی قضاء نمازیں ادا کرتے رہو۔ فرض کی قضاء فرض ہے اور وتر کی نماز چونکہ واجب ہے اس لئے اس کی قضاء بھی واجب ہے۔ سنتوں اور نفلوں کی قضا واجب نہیں۔ قضاء نمازوں کی ادائیگی کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ۔ عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا مگر تین اوقات طلوع آفتاب، زوال آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور پھر وتر پڑھے۔ اگر کسی کی ایک سال یا اس سے زیادہ سال کی نمازیں قضاء ہو گئیں ہیں تو قضاء پڑھنے والا ان قضاء نمازوں میں سے جو چاہے پہلے پڑھ سکتا ہے۔ یعنی اگر وہ چاہے تو پہلے سال بھر کی فجر کی ادا کرے پھر ظہر کی پھر عصر کی پھر مغرب کی اور پھر عشاء کی سال بھر کی ادا کرے۔ مگر وقتی نمازوں کی ترتیب میں ایسا نہیں کر سکتے ۔ قضاء نمازوں کی ادائیگی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اسے ترتیب سے پڑھتا چلا جائے۔ مثلاً فجر کے دو فرض 'ظہر کے چار فرض 'عصر کے چار فرض 'مغرب کے تین فرض 'عشاء کے چار فرض اور تین وتر یا قضا نمازوں کو آپ اس طرح بھی ادا کر سکتے ہیں کہ پہلے فجر کی تمام نمازیں 'پھر ظہر کی 'پھر عصر کی 'پھر مغرب کی اور پھر عشاء کی تمام نمازیں ادا کر لیں۔

نیت اس طرح کرے پہلی فجر کی نماز جو مجھ سے زندگی میں قضاء ہوئی ادا کر رہا ہوں۔ اس طرح ہر قضاء نماز کی نیت کرتا چلا جائے۔ اس طرح وہ ادا ہوتی جائیں گی اور اس کے بعد والی پہلی ہو جائیں گی۔

جو مرد و عورت قضاء عمری نماز ادا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ سب سے پہلے

اپنی عمر کا تعین کرے اور بالغ ہونے کے وقت کا حساب لگائے۔ کیونکہ نماز بالغ ہونے پر فرض ہو جاتی ہے۔ اگر بالغ ہونے کا وقت کا اندازہ نہیں تو مرد بارہ سال سے پندرہ سال کی عمر اور عورت نو سال سے بارہ سال کی عمر کا تعین کرے۔ اس عمر سے موجودہ عمر تک کی پچھلی نمازوں کو فوراً ادا کرے۔ جس پر بہت زیادہ نمازیں قضاء ہوں ان کے لئے رعایت بھی ہے کہ وہ ہر سجدہ اور رکوع میں تین تسبیح کی جگہ ایک تسبیح ادا کرے۔ یعنی سبحان ربی العظیم ایک بار 'سبحان ربی الاعلی' ایک بار کہے۔ تیسری اور چوتھی رکعتوں میں الحمد شریف کہ جگہ تین بار سبحان اللہ کہہ کر رکوع کرلیں مگر وتر کی تیسری رکعت میں ایسا نہیں کر سکتے۔ وتر کی تیسری رکعت میں آیت اور سورت پڑھنے کے بعد دعائے قنوت کی جگہ تین بار رب غفرلی کہے۔ قعدہ اخیر میں التحیات کے بعد درود ابراھیم کی جگہ اللھم صل علی محمد والہ وسلم کہہ کر سلام پھیرلیں۔ (دیکھئے احکام شریعت)

جیسا کہ شروع میں بیان کیا جاچکا ہے کہ قضاء صرف فرائض اور واجبات کی کرنی ہو گی۔ لہذا ایک دن کے فرائض و واجبات ادا کرنے کے لئے 20 رکعتیں درکار ہونگی یعنی فجر کے 2 فرض، ظہر کے 4 فرض، عصر کے 4 فرض، مغرب کے 3 فرض عشاء کے 4 فرض اور 3 وتر۔ اس طرح ایک دن کی کل 20 رکعتیں ہوئیں۔ 20 رکعتیں (رعایتوں کے ساتھ) ادا کرنے میں عام طور پر پندرہ منٹ درکار ہیں۔ اس طرح ساٹھ منٹ یعنی ایک گھنٹے میں 80 نمازیں یعنی چار دن کی نمازیں ادا کی جاسکتی ہیں چنانچہ قضاء عمری ادا کرنے والا شخص روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ صرف کرنے کا عزم مصمم کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس بارگراں سے سبکدوش اور آخرت کے عذاب سے بچ جائے گا۔ لہذا جو خواتین و حضرات قضاء عمری ادا کرنا چاہتے ہیں انہیں چاہئے کہ نمازوں کی رکعتوں کے بجائے گھنٹوں کا حساب لگائے۔ اس طرح ذہنی طور پر اس کی ادائیگی آسان ہو جائے گی۔ مثلاً اگر کسی صاحب کی دس

سال کی قضاء باقی ہے تو وہ اس طرح حساب لگائے۔

ایک دن کی 20 نمازیں ادا کرنے کے لئے وقت درکار ہے=15 منٹ

چار دن کی 80 نمازیں ادا کرنے کے لئے وقت درکار ہے=60 منٹ یعنی 1 گھنٹہ

30 دن یعنی ایک ماہ کی 600 نمازیں ادا کرنے کے لئے وقت درکار ہے

15x30=450 منٹ یعنی 7.5 گھنٹے

360 دن یعنی ایک سال کی 7200 نمازیں ادا کرنے کے لئے وقت درکار ہے

15x360=5400 منٹ یعنی 90 گھنٹے

یعنی ایک سال کی قضاء نماز ادا کرنے کے لئے 90 گھنٹے درکار ہونگے اس طرح ہر مرد و عورت پابندی کے ساتھ 90 گھنٹے ایک ایک گھنٹہ نکال کر عمر قضاء نماز ادا کرکے پورے کرلیں اس طرح تین ماہ میں ایک سال کی اور 30 ماہ یعنی ڈھائی سال میں 10 سال کی اور 5 سال میں 20 سال کی قضاء نمازیں بآسانی ادا کی جاسکتی ہیں۔ اگر قضاء نماز ادا کرتے والا روز کے دو گھنٹے نکالنے کا عزم مصمم کرے تو ڈیڑھ ماہ میں ایک سال کی اور سوا سال میں 10 سال کی اور ڈھائی سال میں 20 سال کی نماز ادا کر سکتا ہے۔

بے نمازی مرنے والوں کے لئے ایک اہم مسئلہ :۔

وہ مسلمان جن کی نمازیں دنیا میں قضاء ہوئیں اور انہیں ادا کئے بغیر مر گئے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے لواحقین کو مرتے وقت فدیہ دینے کی وصیت کر جائیں۔ ایسی وصیت کرنا واجب ہے۔

در مختار میں ہے :

اگر کوئی شخص فوت ہو گیا اور اس کی کئی فوت شدہ نمازیں ہیں۔ تو وہ ان کے کفارہ کی وصیت کرے اور ہر نماز کے لئے نصف صاع یعنی دو کلو پچاس گرام گندم دے۔ اسی طرح وتر اور ہر

روزے کا کفارہ ہے۔ یہ کفارہ اس کے تہائی مال سے دیا جائے گا۔

(دیکھئے در مختار جلد اول صفحہ 492)

معلوم ہوا ہر فرض نماز اور وتر کے عوض نصف صاع گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت فدیے میں ادا کی جائے۔

عام طور پر مسلمان مرد پر بارہ سے پندرہ سال کے درمیان اور عورت پر نو سال سے بارہ سال کے درمیان نماز فرض ہو جاتی ہے۔ چنانچہ لواحقین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مرنے والے رشتے دار (مرد یا عورت) کی قضاء شدہ نمازوں کا حساب لگائے۔ مثلاً کسی مرحوم شخص نے چالیس سال میں نماز کا آغاز کیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس پر نابالغی کے بارہ سال نکال کر بقیہ 28 سال کی قضاء واجب ہے۔ لہذا 28 سال کا فدیہ ادا کرنا ہوگا۔

اسی طرح کوئی عورت پچیس سال میں انتقال کرتی ہے اور اس نے زندگی بھر نماز ادا نہیں کی تو نابالغہ کے نو سال نکال کر سولہ سال کی نمازوں کا فدیہ ادا کریں۔

فدیہ ادا کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے فوت شدہ رشتے دار کی نمازوں کا حساب لگائے۔ مثلاً کسی کی بیس سال کی نمازیں فوت ہوئیں اب اس کا فدیہ اس طرح ادا ہوگا۔

ایک نماز کا فدیہ دو کلو پچاس گرام گندم یا اس کے برابر رقم۔

دو کلو پچاس گرام آٹا کی قیمت جو آپ کھاتے ہیں =20 روپے۔

تو ایک نماز کا فدیہ =20 روپے ہوگا۔

پانچ فرض اور ایک وتر یعنی چھ نمازوں کا فدیہ 6x20=120 روپے

یعنی ایک دن کی چھ نمازوں کا فدیہ =120 روپے۔

30 دن کی 180 نمازوں کا فدیہ: 180 x 20 =3600 روپے

یعنی ایک ماہ کا فدیہ :3600 روپے

12 ماہ کی 2160 نمازوں کا فدیہ 2160x20=43200 روپے

یعنی ایک سال کی نمازوں کا فدیہ =43200 روپے

20 سال کی نمازوں کا فدیہ :43200 x 20 = 864000 روپے

پس 20 سال کی نمازوں کا فدیہ آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار روپے ادا کرنا ہوگا۔ اگر کوئی مرنے والا حالت زندگی میں اپنی نماز کا فدیہ دے تو یہ جائز ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ کمزوری، ضعیفی، یا بیماری کی حالت میں نماز پڑھنے کا حکم ہے خواہ اشارہ سے نماز پڑھنی پڑے۔ (دیکھئے ارکان اسلام)

فدیہ دینے کا آسان طریقہ :۔

عام طور پر مسلمان خیرات اور صدقات نکالتے رہتے ہیں اور دینی اور سماجی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ لہذا وہ خواتین و حضرات جو اپنے کسی مرحوم رشتے دار کی قضاء نمازوں کا فدیہ دینا چاہتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ صدقات خیرات کرنے کے بجائے وہ اپنے مرحومین کی قضاء نمازوں کے فدیہ میں صدقہ کریں یہاں تک کہ وہ بری الذمہ ہو جائیں۔ یاد رہے کہ صدقات و خیرات ایک مستحب عمل ہے جبکہ اپنے مرحومین کی قضاء نمازوں کا فدیہ وارثین کے لئے زیادہ اہم ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ فدیہ کی رقم زکوۃ کی رقم میں سے ہرگز نہ دی جائے۔ فدیہ کی رقم تھوڑی تھوڑی کر کے بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ جیتے جی کوئی شخص اپنی قضاء نمازوں کا فدیہ نہیں دے سکتا۔ فدیہ کی رقم کسی ایسے صحیح العقیدہ سنی مسلمان کو دیں جو شرعاً فقیر یعنی صاحب نصاب نہ ہو۔

مسلمانو! اللہ کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور نماز جیسی عبادت سے غفلت برتنا تو دین و دنیا کے نقصان کا موجب اور قہر الٰہی کو دعوت دینا ہے۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

ہفت واری اجتماع :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ہر پیر کو بعد نماز عشاء تقریباً ۱۰ بجے رات کو نور مسجد کاغذی بازار کراچی میں ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس سے مقتدر و مختلف علمائے اہلسنّت مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

مفت سلسلہ اشاعت :۔

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علمائے اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

مدارس حفظ و ناظرہ :۔

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی :۔

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کے تحت رات کے اوقات میں درس نظامی کی کلاسیں بھی لگائی جاتی ہیں جس میں ابتدائی پانچ درجوں کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری :۔

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علمائے اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لیے اور کیسٹیں سماعت کے لیے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔